REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۲
فی پرچہ ۱

یوم چہارشنبہ ۔ ۴ رجمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۱۸ صلح ۱۳۳۵ ہش ۔ ۱۸ جنوری ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ جنوری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

صحت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۔ اخبار احمدیہ ۔

ربوہ ۱۷ جنوری ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بدستور ہے۔ بحیثیت مجموعی افاقہ ہے۔ مگر کبھی کبھی اعصابی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی تار سے معلوم ہوتا ہے کہ بجلی کی لہر سے ٹانگ پر مالش شروع کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے کچھ افاقہ ہے۔ اور رات نسبتاً آرام سے گزری ۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

—— ڈھاکہ ۱۷ جنوری۔ مشرقی بنگال سے ۸۰۰ بندروں کی ایک اور کھیپ امریکہ بھیجی گئی ہے۔ اب تک تین ہزار بندر امریکہ اور برطانیہ بھیجے جا چکے ہیں۔

مصر میں نئے صدارتی اور جمہوری آئین کا اعلان کر دیا گیا

آئین کے تحت مصر کو ایک اسلامی مملکت قرار دیا گیا ہے۔ آئین ۲۳ جون کو منظور کیا جائیگا

قاہرہ ۱۷ جنوری ۔ کل مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر نے مصر کے نئے آئین کا اعلان کیا۔ اس کے تحت مصر کو ایک اسلامی مملکت قرار دیا گیا ہے۔ آئین صدارتی اور جمہوری نوعیت کا ہے۔ ۲۳ جون کو رائے شماری کے ذریعہ اسے منظور کیا جائے گا۔ جولائی ۱۹۵۲ء میں شاہ فاروق کی تخت سے معزولی کے بعد جو عبوری دور شروع ہوا تھا۔ نیا آئین نافذ ہونے سے وہ ختم ہو جائے گا۔ ۷ جولائی کو جمہوریہ کے صدر کا انتخاب ہوگا۔ صدر کے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ مصری ہو۔ اس کی عمر ۳۵ سال سے زیادہ ہو۔ اور وہ مصر کے شاہی خاندان سے نہ ہو۔ وہ مملکت کا ہی نہیں بلکہ حکومت کا بھی سربراہ ہوگا۔ اسے ہنگامی قوانین نافذ کرنے کا بھی اختیار ہوگا۔ اور وہ قانون ساز اسمبلی کو بھی توڑ سکے گا لیکن ایک مقررہ مدت میں دو دفعہ سے زیادہ وہ اسمبلی کو نہ توڑ سکے گا۔ قانون سازی کا اختیار ایک اسمبلی کو ہوگا۔ جو پانچ سال کے لئے منتخب کی جائے گی۔ اس کے لئے انتخابی قانون بعد میں طے کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ اکتوبر میں اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوگا۔ آئین میں انفرادی آزادی کی پوری ضمانت دی گئی ہے۔ نیز عورتوں کا مردوں کے برابر درجہ تسلیم کیا گیا ہے مملکت کی سرکاری زبان عربی ہوگی۔

امریکہ کے فوجی اور اقتصادی امداد کے بجٹ میں ۸۰ فی صد اضافہ کی تجویز

دفاعی امداد کا نصف حصہ پاکستان ترکی اور کوریا میں خرچ کیا جائیگا

واشنگٹن ۱۷ جنوری ۔ امریکہ کے نئے مالی سال کے بجٹ میں تجویز کیا گیا ہے کہ پاکستان اور دوسرے ملکوں کو جو فوجی اور اقتصادی امداد دی جا رہی ہے۔ اس میں ۸۰ فیصد اضافہ کر دیا جائے۔ صدر آئزن ہاور نے ایک پیغام میں دوست ملکوں کی امداد پر بہت زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ دفاعی اغراض کے تحت جو امدادی رقوم منظور کی جائیں گی۔ ان کا نصف حصہ پاکستان ۔ ترکی اور کوریا میں خرچ کیا جائے گا نئے مالی سال کے لئے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۶۶ کھرب ۳۰ ارب ڈالر آمدنی ہوگی۔ یہ گزشتہ سال کے بجٹ سے ایک کھرب ۸۰ ارب ڈالر زیادہ ہے۔ خرچ کا اندازہ ۶۵ کھرب ۹۰ ارب ڈالر ہے۔ یہ اندازہ بھی گزشتہ سال کے اخراجات سے ایک کھرب ۶۰ ارب ڈالر زیادہ ہے۔

لاطینی امریکہ کے ممالک کو روس کی پیشکش

ماسکو ۱۷ جنوری ۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے کہا ہے کہ اگر لاطینی امریکہ کے ملکوں کو فنی امداد کی ضرورت ہو تو روس انہیں یہ امداد بہم پہنچانے [illegible] رہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر یہ ممالک رضامند ہوں۔ تو روس ان کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے تیار ہے۔

ہاتھی دانت کی صنعت کے لئے تحفظ کی ضمانت

کراچی ۱۷ جنوری ۔ مرکزی حکومت نے ٹیرف کمیشن کی یہ سفارش منظور کر لی ہے کہ ہاتھی دانت سے بنی ہوئی چیزوں کی صنعت کو تین سال کے لئے حفاظت میں لے لیا جائے۔ اس صنعت کار ول کے لئے اب باقاعدہ کوٹا مقرر کیا جائے گا۔ تاکہ وہ باہر سے ہاتھی دانت درآمد کر سکیں۔ علاوہ ازیں مشرقی بنگال کے جنگلات سے جو ہاتھی دانت حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کو محفوظ کرنے کے امکان کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔

مشرق وسطی کے ممالک کا نمائندہ وفد

کراچی ۱۷ جنوری ۔ مشرق وسطی کے ملکوں کا ایک نمائندہ وفد کل رات کراچی پہنچا ہے اس میں مصر شام اور اردن کے نمائندے شامل ہیں۔ یہ وفد دو ہفتہ تک پاکستان کا دورہ کریگا اور یہاں دیہی امداد کے ادارے دیکھے گا۔

طلوع سحر اور غروب آفتاب

لاہور ۱۷ جنوری ۔ آج صبح سورج ۷ بجکر ایک منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۴۴ منٹ پر غروب ہوگا۔ آج صبح مطلع صاف تھا اور سردی معمول سے کم تھی۔ دفتر موسمیات کی اطلاع کے مطابق آج دن بھر دھوپ چمکتی رہے گی۔ اور موسم میں رات کے وقت تبدیلی ہو جائے گی۔

آج کا دن

۱۷ جنوری ۱۹۵۶ء

آج کے دن ۱۹۵۱ء میں لیفٹننٹ جنرل محمد ایوب خان کو پاکستان کی دفاعی افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا تھا۔

آج کے دن ۱۹۵۲ء میں فرینک گراہم نے سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب کے پیش نظر ہندوستان و پاکستان کو ریاست سے اپنی فوجیں واپس بلا لینی چاہئیں البتہ امن و امان کی نگرانی کے لئے دونوں کچھ فوج وہاں رکھ سکتے ہیں۔

آج کے دن ۱۹۵۲ء میں پاکستان نے تونس سے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ سلامتی کونسل میں اس کا ساتھ دے گا۔ اور اس کی پوری حمایت کرے گا۔

آج کے دن ۱۷۰۵ء میں برطانیہ کا مشہور ماہر نباتات جان رے پیدا ہوا تھا۔ وہ ایک لوہار کا بیٹا تھا۔ اور ۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔ اسے علم نباتات کا بابا آدم کہا جاتا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ جنوری ۵۶ء

مسودہ دستور

عام طور پر اسمبلی میں حالیہ پیش کردہ دستور کو اسلامی دستور تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ تمام اخبارات میں ایسے بیانات شائع ہو رہے ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ واقعی اسلامی دستور ہے۔ اور تقریباً تمام اخبارات کے اداریوں میں بھی اس کا اعتراف کیا گیا ہے۔ چنانچہ روزنامہ جنگ اپنے اداریہ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۵۵ء میں رقمطراز ہے کہ

"پاکستان کے نئے دستور کا مسودۂ دستور ساز اسمبلی میں پیش کر دیا گیا ہے۔ پاکستان کی آٹھ سالہ تاریخ میں دوسری بار اس نوع کے دستور کا مسودہ پیش کیا گیا ہے۔ جسے اسلامی آئین کہا جا سکتا ہے۔ ہر چند ابھی کہ دستور کی تمام دفعات کا عمیق جائزہ نہیں لیا جا سکا ہے۔ تفصیلی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ تاہم نئے مسودہ میں چند چیزیں بالکل صاف ہیں۔ جن پر کوئی یقینی رائے ظاہر کی جا سکتی ہے۔ نئے مسودہ میں دستور کے اسلامی کردار سے متعلق وہ تمام دفعات شامل ہیں۔ جن کا بار بار مطالبہ کیا جاتا رہا تھا۔ چند مطالبات جو اس سلسلہ میں کئے گئے تھے یہ تھے۔

(۱) قرآن و سنّت کے خلاف کوئی قانون نہ بنایا جائے۔ اور اس وقت جو قوانین قرآن و سنّت کے خلاف ہیں۔ ان کو اس طرح تبدیل کیا جائے۔ کہ وہ قرآن و سنّت کے مطابق بن جائیں۔ (۲) صدر جمہوریہ کا مسلمان ہونا ضروری قرار دیا جائے۔ (۳) مملکت کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہو۔ (۴) قرارداد مقاصد آئین کی بنیاد قرار دی جائے۔ (۵) انتخابات کا طریقہ جداگانہ ہو۔ مخلوط نہ ہو۔

ان مطالبات میں سے پانچویں کے علاوہ جس کا فیصلہ پارلیمان کرے گی۔ تمام مطالبات کو من و عن تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور یوں اس دستور کو اسلامی آئین قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح الحمد للہ وہ مہم کامیاب نتیجہ پر پہنچ گئی۔ جو اسلامی دستور کی تشکیل کے سلسلہ میں اتنے عرصہ سے چل رہی تھی۔"

(روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۵۶ء)

اسی طرح دوسرے کئی اخبارات نے اظہار رائے کیا ہے۔ سوائے عوامی لیگ اور کانگرس پارٹی کے مسلمانوں کی سب پارٹیاں یہاں تک کہ علمائے کرام بھی مطمئن نظر آتے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے لئے بھی اب پراپیگنڈا کا راستہ بند ہو گیا ہے۔

یہ ہمارا نہیں بلکہ ماہرین سیاست کا کام ہے۔ وہ ایسے دستور کی کامیابی اور ناکامی کے پہلوؤں پر غور کریں۔ جہاں تک ہماری ذاتی رائے ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم تمام دنیا میں زندگی کے تمام شعبوں میں اسلامی اصولوں کے غلبہ کی تمنا رکھتے ہیں۔ اور بطور احمدیہ جماعت کا رکن ہونے کے ہم اپنے طریق پر اسی جدوجہد کے لئے زندگیاں وقف کئے ہوئے ہیں۔ کہ باری تعالیٰ کی توحید اور سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام کناروں پر لہرائے اور جب تک اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرتا رہے گا ہم اس جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ خواہ ہمارے راستہ میں کتنی ہی رکاوٹیں حائل کیوں نہ ہوں۔

ایک شخص جو جماعت احمدیہ میں شامل ہوتا ہے۔ وہ یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں شامل ہونے والوں میں سے اکثر نے اپنے اس عہد کو نباہنے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔ اور ایک حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ اگرچہ ابھی یہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ لیکن بہرحال احمدیوں نے اپنی بساط سے بڑھ کر تبلیغ اسلام کا کام کیا ہے۔ اس میں کوئی فخر نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم اپنے فرض کا ایک فی صد حصہ بھی ادا نہیں کر پائے۔

یہ تو خیر ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات جو ہم اس وقت کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر کوئی رکاوٹیں پیدا نہ ہوئیں۔ اور موجودہ مسودہ دستور اسمبلی میں بخیر و عافیت پاس ہو گیا۔ تو عوام کی نسبت علمائے کرام کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہو جائیں گی۔

اول بنیادی بات یہ ہے۔ کہ علمائے کرام کو چاہیئے کہ وہ حکومت کے کاروبار پر قابض ہونے کی بجائے اپنی زندگیاں عوام کی اسلامی اخلاق کے مطابق تعلیم و تربیت پر صرف کرنے کا اللہ تعالیٰ کے حضور عہد کریں۔ دوسری بنیادی بات یہ ہے۔ کہ وہ اپنی تمام فرقہ وارانہ سرگرمیاں ترک کر دیں۔ اور دین کی توجیہہ و تاویل میں فتویٰ بازی اور تکفیر بند کر دیں۔ اور محض عقائدی اختلافات پر جنگ و جدل اور ہنگامہ آرائیوں کو چھوڑ کر تبلیغ و اشاعت کی طرف راغب ہوں۔ اور ذرا ذرا سی اختلافی رائے کو بدعت و الحاد کے فتنہ کا الزام لگا لگا کر مسلمانوں میں تفریق و تشتت کی تخم ریزی کرنے سے پرہیز کریں۔

اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ فہم قرآن و سنّت میں باحسن طریق تحریر و تقریر نہ کی جائے۔ اصل چیز جو قابل مذمت ہے اور افسوس ہے کہ اس کا اب تک مسلمانوں نے بہت کم خیال رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم دنیا کی اقوام میں اب پسماندہ ہو گئے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ہم اختلاف عقائد ہوتے ہوئے متحدہ اغراض و مقاصد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

اختلافات کے بغیر کوئی نظریہ بھی ترقی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں بھی عقائدی اختلافات موجود تھے۔ مگر وہ قومی مفاد میں انہیں بروئے کار نہیں لاتے تھے۔ اور باوجود بعض حقیقی فتنہ انگیزوں کی سرگرمیوں کے اسلام پر کوئی ضرب نہیں پڑتی تھی۔ ہمارے اہل علم حضرات کا کام یہ نہیں ہے۔ کہ ہر ایک ان میں سے سارے مسلمانوں کو ایک ہی تاویل اور ایک ہی توجیہہ کا قائل کر دے۔ اور ہر طریق اپنا ہمخیال بنا لے۔ نہ ایسا اتحاد کبھی پہلے دنیا میں ہوا ہے۔ اور نہ اب ہو سکتا ہے۔ اور نہ آئندہ ایسا کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ حقیقی اتحاد صرف اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اختلافات ہوتے ہوئے اسلام کے بنیادی اصولوں پر متحد رہیں۔

قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والے اور اسوہ حسنہ رسول اللہ صلعم پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ اسلام فساد فی الارض کا سخت مخالف ہے۔ اور اکراہ فی الدین کو فتنہ عظیم قرار دیتا ہے۔ یہاں تک کہ قریش کے اسی جذبہ کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں کو بھی ایک مدت کے بعد مقابلہ میں تلوار اٹھانے کی اجازت مجبوراً دی گئی۔ ورنہ اولین اسلام لانے والے مکہ مکرمہ میں کوئی نعوذ باللہ بزدل نہیں تھے لیکن وہ ہر قسم کی تکالیف سہنے کے باوجود صبر و تحمل کے پیکر بنے رہے۔ جب ظلم و تعدی حد سے بڑھ گیا۔ تو پھر بھی اسی حد تک تلوار اٹھانے کی اجازت ہوئی۔ کہ عدوان نہ ہونے پائے۔ اور صرف اس حد تک مقابلہ کیا جائے۔ کہ فتنہ نہ بڑھ جائے۔ اگر کفار صلح کے لئے ایک قدم بڑھائیں۔ تو تم چار قدم بڑھ کر ان سے بغلگیر ہو جاؤ۔ اللہ اللہ کتنا پُر امن دین ہے۔ کہ وہ کفار جنہوں نے نہ صرف عام مسلمانوں کو بلکہ خود اس ذات پاک کو جو فخر کائنات ہے۔ اذیتوں پر اذیتیں دیں۔ اور اپنے عزیز وطن مکہ مکرمہ سے ہجرت پر مجبور کر دیا۔ ایسے کفار سے بھی جنگ کے دوران میں سلوک کے جو عظیم الشان اصول قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ نے قائم کئے ہیں۔ اس کی نظیر تاریخ انسانی میں ڈھونڈنا عبث ہے۔

افسوس کہ آج خود مسلمان مسلمانوں کے ذرا ذرا سے اختلاف پر فساد فی الارض تک نوبت پہنچا دینا ہی اپنی اسلام دوستی اور دینداری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اکا دکا [illegible]

فی الدین کا اطلاق پہلے باہمی تعلقات پر ہونا چاہیئے۔ نہ کہ ہر خیال کو فتنہ سمجھ لیا جائے۔

اگر اہل علم حضرات غور کرتے۔ تو انہیں محسوس ہوتا۔ کہ آج تمام وہ دنیا جس کے ہاتھ میں بے پناہ مادی طاقتیں ہیں۔ اسلام کو نعوذ باللہ نیست و نابود کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اور وقت کا تقاضا ہے۔ کہ ہم ہر خیال کے مسلمان کو متحد کر کے حقیقی الحاد کے برخلاف ایک مضبوط محاذ بنائیں۔ اور بنیانِ مرصوص بن جائیں۔ لیکن ہو کیا رہا ہے۔ ہم تاویلوں کی باریکیوں میں الجھ کر خود مسلمانوں کو ہی الحاد و بدعت کے فتنوں کے نام پر منتشر کر رہے ہیں۔ اور اس طرح دشمنانِ اسلام کو دعوت دے رہے ہیں۔ کہ آؤ اور ہمیں نگل جاؤ۔

اگر اس کی بجائے ہم اپنے اپنے عقائد کے مطابق اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کفار کی صفوں میں گھس جائیں۔ تو کیا اعجاز ہے۔ جو رونما نہیں ہو سکتا۔

ہماری آواز بے شک کمزور ہے۔ اور نقار خانہ سیاست میں طوطی کی آواز کی حیثیت رکھتی ہے۔ مگر ہم جھنجھوڑنے سے باز نہیں آئیں گے اور یہی نعرہ لگاتے چلے جائیں گے۔ کہ اے اہل علم حضرات الحاد سے میدانِ جنگ گرم ہے۔ نکلو اور اس میں گھس جاؤ۔ ہمیں یقین ہے کہ کسی نہ کسی دن تو سونے والے جاگ ہی اٹھیں گے۔ اے خدا ایسا ہی ہو۔ آمین۔

"تاجر پیشہ احباب کی خدمت میں

جماعت احمدیہ میں ایک بڑی تعداد تاجر پیشہ احباب کی ہے۔ اور ان میں بہت سے ایسے دوست ہیں۔ جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے۔ اور وہ آسودگی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ان پر خاص فضل ہے۔ ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے نادار یتامیٰ۔ مسکین اور بیواؤں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔

پس تاجر احباب اپنے اموال کا محاسبہ کریں۔ اور جتنی زکوٰۃ ان پر واجب ہوتی ہے۔ نکال کر رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائیں۔ ایسے صدقات اموال کو پاکیزہ اور بابرکت بناتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال میں سے یتامیٰ کا حصہ ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

خطبہ جمعہ

وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے تن من دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے پورا زور لگا دے

صحیح طریق سے محنت کرو اور اپنی آمدنیں بڑھاؤ۔ تا کہ جماعت کی مالی اور اقتصادی حالت بھی مضبوط ہو

اشاعتِ اسلام کے چندہ میں غیر احمدی احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک کرو۔ تا اس مقدس فریضہ میں ان کا بھی حصہ ہو جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء — بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل
خطبہ نویس :- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:
اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ

اس سال کا جلسہ سالانہ

باوجود میری بیماری اور ضعف کے خیریت سے گزر گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے پھر ایک دفعہ باوجود میری مجبوری اور معذوری کے مجھے جماعت کے سامنے بولنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ اگرچہ بیماری کی وجہ سے میں اپنے مضمون کو کما حقہ ادا نہیں کر سکا۔ مگر پھر بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک حد تک وہ مضمون مکمل ہو گیا ہے۔

جیسا کہ میں نے جلسہ کے موقعہ پر بھی دوستوں سے کہا تھا۔ اب وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعووں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے۔ اور جماعت کے تمام دوست چاہے وہ کس شعبہ میں کام کرتے ہوں اپنے تن من اور دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں میں نے جلسہ کے موقعہ پر بتایا تھا کہ اب ہماری

جماعت کا کام

اس قدر بڑھ گیا ہے کہ جب تک تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ آمدنیں ۲۵-۳۰ لاکھ روپیہ تک نہ پہنچ جائیں۔ اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے۔ ابھی امریکہ سے مجھے خط آیا ہے۔ کہ نیویارک میں تبلیغ کے لئے ایک مرکز کا ہونا ضروری ہے جب تک اپنا مکان موجود نہ ہو۔ مبلغ کو ہر روز مکان بدلنا پڑتا ہے۔ اور مالک مکان جب چاہے اسے نکال سکتا ہے۔ مبلغ رات دن محنت کر کے اپنے ارد گرد کے لوگوں سے تعلقات پیدا کرتا ہے۔ جب اسے یہ امید ہو جاتی ہے کہ اب یہ لوگ اسلام کو قبول کر لیں گے۔ تو مالک مکان کہہ دیتا ہے۔ کہ میرا مکان خالی کر دو۔ اور اسے مکان کی تلاش میں کہیں اور جانا پڑتا ہے۔ ہمارے ہاں تو اگر کوئی ایک مکان سے نکل جائے۔ تو سو گز پر اسے دوسرا مکان مل جاتا ہے۔ لیکن وہ شہر چالیس چالیس پچاس پچاس میل میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے بعض دفعہ اسے کئی میل دور کسی اور مقام پر جانا پڑتا ہے۔ اور وہاں نئے سرے سے

لوگوں سے تعلقات

قائم کرنے پڑتے ہیں۔ گویا یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ہم ایک مبلغ سے یہ امید کریں۔ کہ وہ شیخوپورہ میں تبلیغ کرے۔ لیکن جب وہ اپنے ماحول میں لوگوں سے تعلقات پیدا کر لے تو اسے وہاں سے راولپنڈی۔ پشاور یا ڈیرہ اسمٰعیل خاں بھیج دیا جائے۔ جس مبلغ کو ہر وقت خطرہ ہو کہ ممکن ہے اسے اچانک راولپنڈی۔ پشاور یا ڈیرہ اسمٰعیل خاں جانا پڑے وہ شیخوپورہ میں اطمینان کے ساتھ کیسے تبلیغ جاری رکھ سکتا ہے۔ یہی حال اس شخص کا ہوتا ہے جو نیویارک کے ایک محلہ سے مکان بدل کر دوسرے محلہ میں جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں بعض اوقات تیس تیس چالیس چالیس میل کا درمیان میں فاصلہ ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح پہلے واقف لوگوں سے تعلقات قائم رکھنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ بہرحال

امریکہ والوں نے لکھا ہے

کہ ہمیں دار التبلیغ کے لئے نیویارک میں ایک مکان کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہم نے مکان کے حصول کی بڑی کوشش کی ہے۔ لیکن چونکہ یہاں مکانوں کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ اور پھر گاہک بھی بہت پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیں اب تک کامیابی نہیں ہو سکی تھی اب جس مکان کی ہمیں ایجنٹ نے اطلاع دی ہے۔ وہ ایک لاکھ سینتیس ہزار روپیہ میں ملتا ہے۔ اب تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ اگر ہر

اہم مقام پر مرکز بنانے کے لئے

ہمیں ایک لاکھ سینتیس ہزار روپے کی ضرورت ہو۔ تو ۲۵-۳۰ لاکھ روپے سالانہ بجٹ کے بغیر یہ کام کیسے ہو سکتا ہے۔ ادھر ہمارے مبلغین کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اکیلے دنیا کی سب سے بڑی طاقت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس کی بہرحال جزا دے گا۔ لیکن ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم محنت کریں۔ اور اپنے بجٹ کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ تاکہ تبلیغ کا کام وسیع کیا جا سکے۔

میں نے جلسہ کے موقعہ پر کہا تھا کہ

ہمارے ملک کے زمیندار

نہ تو صحیح رنگ میں محنت کرتے ہیں۔ اور نہ اپنی پیداوار کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی آمدنیں نہایت ہی قلیل ہیں۔ یورپ کے بعض ممالک میں ایک ایک ایکڑ سے چودہ چودہ سو روپیہ سالانہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر اسی معیار پر ہماری آمدنیں پہنچ جائیں۔ تو اس وقت ہماری جماعت کے دوستوں کے پاس قریباً ایک لاکھ ایکڑ اراضی ہے۔ اگر ہر ایکڑ سے چودہ سو روپیہ سالانہ آمد ہو۔ تو

اس کے معنے یہ ہیں

کہ صرف ہماری جماعت کے زمینداروں کی چودہ کروڑ روپیہ سالانہ آمد ہو جائے۔ اس آمدنی پر اگر زمیندار ایک آنہ فی روپیہ بھی چندہ دیں۔ تو جماعت کا چندہ ۸۷ لاکھ پچاس ہزار روپے تک پہنچ سکتا ہے۔ اور اگر وہ وصیت کر دیں۔ اور آمد کا دسواں حصہ دیں۔ تو ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ چندہ آجائے۔ اگر اتنا چندہ جمع ہونے لگ جائے۔ تو ہم ایک نیویارک کیا بیسیوں شہروں میں مرکز بنانے کے لئے مکانات خرید سکتے ہیں

ان ممالک میں یہ طریق ہے

کہ مکان بیچنے والا قیمت کا ایک معمولی حصہ خریدار سے لیتا ہے۔ اور باقی قیمت کرایہ کی شکل میں بالاقساط وصول کرتا رہتا ہے۔ نیویارک کے جس مکان کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس کی قیمت سکر دل ڈر جاتا ہے لیکن اس کا مالک کہتا ہے۔ کہ مجھے ساری قیمت کا صرف ۱۵ فیصدی ادا کر دیں۔ اسکے بعد مجھے کرایہ دیتے رہیں۔ جو قیمت میں شمار ہوتا رہے گا۔ گویا اگر ہم کل قیمت کا صرف ۱۵ فیصدی یعنی بیس ہزار پانچ سو روپیہ ادا کر دیں۔ تو ہمیں مکان مل جائیگا اسکے بعد جس طرح پہلے ہمارا مبلغ اپنے مکان کا کرایہ ادا کرتا ہے۔ اسی طرح پھر بھی اسے کرایہ ہی ادا کرنا پڑے گا۔ مگر پھر یہ کرایہ قیمت میں سے کٹ جائے گا۔ اور مکان اپنا ہو جائے گا۔ بہرحال سلسلہ کی ضروریات تقاضا کرتی ہیں۔ کہ جماعت کے دوست

اپنی آمدنیں بڑھانے کی کوشش کریں

تاکہ تبلیغ کو وسیع کیا جا سکے۔ ہماری جماعت کا بیشتر حصہ زمینداروں پر مشتمل ہے۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی سستیاں ترک کر دیں۔ اور صحیح طریق پر محنت کریں۔ تاکہ ان کی آمدنیں ترقی ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں

سلسلہ کا بجٹ

بھی ترقی کرے۔

آجکل جلسہ کے بوجھ اور تھکان کی وجہ سے

میری طبیعت

کچھ ضعف محسوس کرتی ہے۔ اور سر چکراتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کچھ دن آرام مل جائے تاکہ طبیعت اعتدال پر آجائے۔ مجھے امید نہیں تھی۔ کہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب کے سامنے اتنا بول سکوں گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کا فضل ہوا۔ اور مجھے دوسرے دن ایک گھنٹہ تیئس منٹ اور تیسرے دن ایک گھنٹہ چھپن منٹ تک بولنے کی توفیق ملی۔ گویا آخری دو دنوں میں میں نے تین گھنٹے اُنیس منٹ تک تقریر کی۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی عنایت ہے۔ ورنہ مجھ میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ میں اس قدر بوجھ برداشت کر سکتا۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے دوستوں کو بھی توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ آئندہ زیادہ محنت کریں اور صحیح طریق پر محنت کریں اور اپنی کمائی اور معیار زندگی کو اونچا کریں۔ اب جو شخص سو روپیہ ماہوار کماتا ہے۔ وہ آئندہ ایک ہزار روپیہ ماہوار کمائے۔ جو احمدی ملازم اس وقت پچاس روپیہ ماہوار لے رہا ہے۔ وہ آئندہ ایسی تندہی سے کام کرے کہ اسے پچاس روپیہ کی بجائے ایک سو یا ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ملنے لگ جائے۔ ہمارا جو تاجر اس وقت پچاس روپیہ روزانہ کی بکری کرتا ہے۔ وہ آئندہ سال میں اتنی ترقی کرے کہ اس کی روزانہ بکری چار پانچ سو روپیہ تک پہنچ جائے۔ اور اس طرح اس کی کمائی کے ساتھ ساتھ سلسلہ کی آمد بھی بڑھے۔ اگر ہمارے دوست محنت کریں۔ اور تحریک اور صدر انجمن احمدیہ دونو کا بجٹ۔

پچاس ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہو جائے تو مختلف ممالک میں مساجد بھی تعمیر کی جا سکتی ہیں اس وقت مالی کمزوری کی وجہ سے ہم ہر ملک میں مساجد تعمیر نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ سے کام میں ترقی نہیں ہو رہی۔ دمشق سے بھی مجھے چٹھی آئی ہے کہ جس علاقہ میں ہماری مسجد ہے۔ اس کی عمارات سرکاری ضروریات کے پیش نظر گرائی جا رہی ہیں۔ اسلئے ہمیں اپنی مسجد۔ مہمانخانہ اور لائبریری وغیرہ کیلئے کسی دوسرے مقام پر زمین خریدنے کی سخت ضرورت ہے۔ اگر ہم نے فوری طور پر اس کا انتظام نہ کیا۔ تو ہمیں کوئی مناسب مقام نہیں مل سکے گا۔ اسی طرح اور بھی

سلسلہ کی کئی ضروریات

ہیں جن کے لئے روپیہ کی ضرورت رہتی ہے پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی آمد بڑھانے کی اتنی کوشش کرے۔ کہ بعید نہیں آئندہ سال میں ان کی آمد لاکھ سوا لاکھ روپیہ تک پہنچ جائے۔ بلکہ میں تو انہیں یہ تحریک کر رہا ہوں۔ کہ آئندہ چند سال میں ان کا بجٹ پچیس تیس لاکھ روپیہ سالانہ ہو جانا چاہیئے ادھر ہمارا مرکزی بجٹ بھی اگر پچیس تیس لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ جائے تو یورپ اور دوسرے ممالک میں زیادہ سے زیادہ مشن قائم کئے جا سکتے ہیں۔ اور مختلف زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ جلد سے جلد شائع کیا جا سکتا ہے۔ میں ناظروں اور وکلاء کو بھی

اس طرف توجہ دلاتا ہوں

کہ یہاں ایک ایک دفتر میں آٹھ آٹھ دس دس آدمی ہیں۔ اور باہر کے ممالک میں ہمارا صرف ایک ایک مبلغ ہے اور وہ اکیلا اتنی محنت کرتا ہے کہ ہمارے انگلستان کے مبلغ نے ہی لکھا کہ دن رات صرف فون پر پیغام وصول کرنے اور ان کا جواب دینے کے لئے ہی ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ میں جانا پڑے تو اس کے لئے آٹھ گھنٹے درکار ہوتے ہیں۔ گویا اگر وہ تبلیغ نہ کرے۔ صرف فون پر آنے والے پیغامات کا ہی جواب دے۔ تو اس کے روزانہ آٹھ گھنٹے خرچ ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ تبلیغ کرتا ہے اگر وہ لوگ اتنے مصروف ہونے کے باوجود سلسلہ کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں تو ہمارے

ناظروں اور وکلاء کو بھی چاہیئے

کہ وہ بھی اپنے کام کی رفتار کو بڑھائیں۔ اسلام پر اب ایسا نازک وقت آیا ہوا ہے۔ کہ جب تک ہم اپنی طاقت سے بالا کام کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اس وقت تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ جب خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے چندوں کی تعداد بڑھا دے گا۔ تو تبلیغ کے وسیع ہونے سے آدمیوں کی تعداد بھی بڑھ جائے گی اور مختلف ممالک میں نئے مشن کھولے جا سکیں گے۔ بورنیو میں اس وقت ہمارے دو مبلغ ہیں۔ پہلے یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ اس علاقہ میں احمدیت کا پھیلنا مشکل ہے۔ اس لئے یہاں دو مبلغوں کو بھجوانے کی کیا ضرورت ہے اور اس علاقہ میں پہلے بہت ہی تھوڑے احمدی تھے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں صرف ایک ہی احمدی تھے۔ اور وہ ڈاکٹر بدر الدین صاحب تھے۔ میں وہاں کے مبلغین کو بار بار کہہ رہا تھا۔ کہ اپنے کام کو بڑھاؤ۔ آخر خدا تعالیٰ کا فضل ہوا اور اس علاقہ میں احمدیت کے پھیلنے کے سامان پیدا ہو گئے۔ ہمارا ایک مبلغ بورنیو کے ایک حصہ میں تبلیغ کے لئے گیا۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہوا کہ وہاں احمدیت کی ایک رو پیدا ہو گئی۔ انگریزوں کو جب اس رو کا احساس ہوا تو حکام نے اس کو دبانا چاہا۔ اور جو شخص بھی احمدی ہونے لگتا اس پر دباؤ ڈالا جاتا کہ اگر وہ احمدی ہو گیا۔ تو اسے ملازمت سے برخواست کر دیا جائے گا یا اسے جائداد سے محروم کر دیا جائے گا۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے مبلغ کو خدا تعالیٰ نے اس علاقہ میں کامیابی عطا فرمائی۔ آج وہاں سے ایک اور خط آیا ہے کہ دوسرے مبلغ کو بھی ایک دوسرے علاقہ میں بھیجا جا رہا ہے اور خیال ہے کہ اگر یہ مبلغ اس علاقہ میں گیا تو وہ

سارے کا سارا علاقہ

احمدیت میں داخل ہو جائے گا۔ بورنیو میں آبادی کم ہے۔ لیکن علاقہ بہت وسیع ہے۔ اگر انگریزی اور ڈچ نیشین بورنیو دونوں کو ملا لیا جائے۔ تو اس کا رقبہ ہندوستان کے نصف کے برابر ہے۔ اور پاکستان سے وہ تین چار گنا زیادہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ میں احمدیت پھیلا دی تو یہ ہمارے لئے بڑی برکت کا باعث ہو گا۔ بہرحال پاکستان سے باہر کے دوست جن کو اللہ تعالیٰ نے اخلاص دیا ہے۔ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور جماعت کی مالی اور اقتصادی حالت کو مضبوط بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پاکستانیوں کو بھی چاہیئے

کہ وہ بھی جماعت کی مالی اور اقتصادی حالت کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اولیت کا فخر بخشا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس فخر کو قائم رکھیں۔ اگر امریکہ کی جماعت کا چندہ کسی وقت ۲۰۰۰۰۰۰ کروڑ بھی ہو جائے۔ تب بھی ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ جو پہل ہمیں نصیب ہے وہ

آئندہ بھی قائم رہے

اور ہمارا چندہ ان سے ہمیشہ زیادہ رہے اور ہم کہہ سکیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جس مقام پر کھڑا کیا تھا ہم اس پر قائم ہیں۔ ویسے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اولیت کا شرف اس رنگ میں صرف پاکستانیوں کو ہی حاصل ہے کہ احمدیت انہی کی قربانیوں کے نتیجہ میں دوسرے ممالک میں پھیلی ہے۔ لیکن پھر بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ کسی رنگ میں بھی کوئی دوسرا ملک ہم سے آگے نہ نکل سکے اور ہمیشہ ہم اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں

بڑی بات تو یہ ہے

کہ ہماری جماعت کے دوستوں کو ان غیر احمدی معززین سے بھی چندہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو اشاعت اسلام کے کام میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اگر اس رنگ میں کوشش شروع کی جائے تو ہماری مالی حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط ہو سکتی ہے۔ آپ لوگ یہ خیال اپنے دل سے نکال دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں اپنی بعثت کی غرض مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔“

احباب کرام! اخبار الفضل کی توسیع اشاعت بھی حضور کی بعثت کی اس غرض کو بہت حد تک پورا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ کیونکہ اس طرح بھی آپ لوگوں تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

کہ غیر احمدی چندہ نہیں دیں گے۔ ان میں بھی اسلام سے محبت رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ اور جب ان پر حقیقت واضح کر دی جائے۔ تو وہ اس کام میں مدد دینے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا۔ کہ میں نے سکنڈے نیویا کے مشن کے لئے تحریک کی۔ تو لاہور کے ایک غیر احمدی دوست نے ساڑھے پانچ سو روپیہ چندہ دے دیا۔ اسی طرح میں نے کراچی میں ایک تقریر کی۔ تو اس کے بعد ایک غیر احمدی دوست نے پچاس روپے بھیج دیئے۔ کہ انہیں آپ جہاں چاہیں خرچ کریں۔ چنانچہ میں نے وہ روپیہ اشاعتِ اسلام کے لئے دے دیا۔ پس آپ لوگ بلاوجہ حجاب کرتے ہیں۔ اور غیر احمدیوں سے چندہ نہیں مانگتے۔ آپ اپنے دوستوں کے پاس چلے جائیں۔ اور انہیں بتائیں۔ کہ اس وقت ہماری جماعت

اشاعت اسلام کا فریضہ

ادا کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا ہے۔ اگر آپ کو اس بات کی توفیق نہیں۔ کہ اپنے مبلغ کسی ملک میں بھیجیں۔ تو یہ بات تو آپ کے اختیار میں ہے۔ کہ آپ ہماری جماعت کی مالی امداد کریں۔ اور اس نیک کام میں اللہ تعالیٰ کے حضور حصہ دار بن جائیں۔ آپ معمولی رقم دے کر بھی اس کام میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔ اور کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ فن لینڈ اور دوسرے ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اگر تم اس طرح جماعت کی مالی طاقت کو مضبوط بنانے میں لگ جاؤ۔ اور زیادہ سے زیادہ

غیر احمدی دوستوں کو اس کام میں حصہ دار بنالو

تو تھوڑے عرصہ میں ہی دس پندرہ لاکھ روپیہ صرف اسی ذریعہ سے اکٹھا ہو سکتا ہے۔ چونکہ دوسرے مسلمانوں میں یہ مادہ نہیں پایا جاتا۔ کہ وہ اسلام کی تبلیغ کے لئے غیر ممالک میں جائیں۔ اس لئے چاہے وہ روپیہ دیں۔ پھر بھی آدمی تمہارے ہی کام کریں گے۔ اور انہی کو اسلام کی سربلندی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنی پڑے گی۔ ایک دفعہ افریقہ کے ایک مبلغ نے مجھے لکھا۔ کہ اس علاقہ میں ازہر یونیورسٹی کی طرف سے ایک مبلغ بھجوایا گیا ہے۔ جو بہت بڑا عالم ہے۔ اور میں معمولی لکھا پڑھا ہوں۔ میں حیران ہوں کہ اب میں کیا کروں گا۔ میں نے اسے لکھا۔ کہ گھبراؤ نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ طاقت دی ہے۔ کہ تم درختوں کی جڑیں اور پتے کھا کر گذارہ کر لو۔ لیکن وہ لوگوں سے مرغ اور پلاؤ کا مطالبہ کرے گا۔ جو وہ مہیا نہیں کر سکیں گے۔ اور اس طرح وہ جلد ہی وہاں سے بھاگ جائیگا۔ تم سمجھتے ہو کہ تبلیغ صرف علم سے ہوتی ہے۔ حالانکہ تبلیغ صرف علم سے نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے لئے

اخلاص اور قربانی کی بھی ضرورت ہوتی ہے

اس لئے تم اس کے علم و فضل سے گھبراؤ نہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد مجھے اس کا خط آیا۔ کہ آپ نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ بالکل درست ثابت ہوا۔ وہ مبلغ چند دن کے بعد ہی یہاں سے واپس چلا گیا۔ اور اس کی وجہ اس نے یہی بتائی۔ کہ مجھے یہاں اچھا کھانا نہیں ملتا۔ اب دیکھو میں نے اپنے مبلغ کو پہلے ہی لکھ دیا تھا۔ کہ وہ معمولی غذا کھا کر گذارہ نہیں کر سکے گا۔ اور بھاگ جائے گا۔ یہ توفیق صرف احمدیوں کو ہی میسر ہے کہ وہ درختوں کی جڑیں کھاتے ہیں۔ پتے کھاتے ہیں۔ بدبودار گھاس کھاتے ہیں۔ اور دس دس سال تک گذارہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور تبلیغ کا کام جاری رکھتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ان کی صحتیں بھی خراب ہو جاتی ہیں۔ لیکن وہ اس کی پروا نہیں کرتے۔ انگریز لوگ مغربی افریقہ کو White man's grave یعنی سفید آدمیوں کی قبریں کہتے ہیں۔ کیونکہ وہاں وہ جسے بھی بھجواتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ مرجاتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے

احمدی مبلغین کو یہ توفیق دی ہے

کہ وہ درختوں کی جڑیں اور پتے اور بدبودار گھاس کھاتے ہیں اور پھر بھی تبلیغ اور اشاعت اسلام کا کام کئے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ان کی انتڑیوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ لیکن وہ اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اور خدا تعالیٰ کا نام بلند کئے جاتے ہیں۔ لیکن مصری مبلغ وہاں کام نہیں کر سکتے۔ وہ اگر وہاں جائیں گے تو کہیں گے۔ مرغا اور پلاؤ لاؤ۔ ہم جڑیں اور پتے نہیں کھائیں گے۔ اور جب انہیں مرغا اور پلاؤ نہیں ملے گا۔ تو وہ واپس آجائیں گے۔ پس وہ اگر چندے دیں گے۔ تو آپ لوگ تسلی رکھیں۔ کہ آدمی پھر بھی آپ کے ہی کام کریں گے۔ ان کے آدمی باہر جا کر کام نہیں کر سکتے۔

مولوی تمیز الدین صاحب کو جو پاکستان دستور ساز اسمبلی کے صدر تھے تبلیغ کا شوق تھا۔ انہوں نے جرمنی میں ایک مبلغ اسلام کی تبلیغ کے لئے بھجوایا۔ لیکن

لطیفہ یہ ہوا

کہ وہ مبلغ بھی ہماری جماعت سے ہی نکلا ہوا ایک شخص تھا۔ اور میرے ہی ذریعہ وہ مسلمان ہوا تھا۔ وہ جرمنی گیا اور چھ ماہ کے بعد ہی وہاں سے بھاگ آیا۔ اس نے یہی بتایا۔ کہ مجھے کافی گذارہ نہیں ملتا۔ میں وہاں کس طرح کام کر سکتا ہوں۔ حالانکہ جو گذارہ اسے ملتا تھا۔ اس کا دسواں حصہ ہمارے مبلغوں کو ملتا ہے۔ اور پھر بھی وہ وہاں کام کر رہے ہیں۔ پس دوسرے مسلمانوں میں جانی قربانی کا مادہ نہیں پایا جاتا۔ اگر تم ان سے چندہ لو گے۔ تو آدمی پھر بھی تمہارے ہی جائیں گے۔ لیکن اگر غیر احمدی دوست دس لاکھ روپیہ چندہ دیں۔ اور جماعت کا چندہ منلاً بیس لاکھ روپیہ ہو۔ تو وہ اس بات پر فخر کر سکیں گے۔ کہ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر ۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہے ہیں۔ گویا ان کی وہی مثال ہوگی جیسے

لطیفہ مشہور ہے

کہ دو عورتیں کسی بیاہ پر گئیں۔ ہمارے ملک میں نیوتا دینے کا رواج ہے۔ جب نیوتا دینے کا وقت آیا۔ تو ان میں سے ایک غریب تھی۔ اس نے ایک روپیہ نیوتا دیا۔ اور دوسری مالدار تھی۔ اس نے بیس روپے نیوتا دیا۔ کسی عورت نے ایک روپیہ نیوتا دینے والی سے دریافت کیا۔ کہ تم نے کتنا نیوتا دیا ہے۔ چونکہ اس نے اس بات کے اظہار میں شرم محسوس کی۔ کہ اس نے ایک روپیہ نیوتا دیا ہے۔ اس لئے وہ اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے کہنے لگی۔ میں نے بھابی اکی۔ یعنی میں اور میری بھاوجہ نے اکیس روپیہ نیوتا دیا ہے۔

اسی طرح غیر احمدی معززین بھی کہہ سکیں گے کہ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر اتنے لاکھ روپیہ اشاعت اسلام کے لئے دے رہے ہیں۔ پس تم اپنی اپنی جگہ جا کر

غیر احمدی دوستوں سے چندہ لینے کی کوشش کرو

اگر شروع شروع میں تمہیں کوئی ایک پیسہ بھی چندہ دے۔ تو خوشی سے قبول کرلو۔ اور یاد رکھو کہ جو شخص ایک دفعہ خدا تعالیٰ کی خاطر تھوڑی سی رقم خرچ کرنے کی توفیق پاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے آئندہ پہلے سے زیادہ قربانی کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ اگر پہلی دفعہ کوئی شخص پیسہ یا دو پیسے چندہ دیتا ہے۔ تو بعد میں وہ دو روپے دس روپے۔ بیس روپے بلکہ سو سو روپے دینے کے لئے بھی تیار ہو جائے گا۔ مگر ضرورت یہ ہے۔ کہ تم دوسروں سے مانگو۔ اور پھر یہ نہ دیکھو کہ اس نے کیا دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

ایک لطیفہ سنایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ دنیا میں جو طفیلی مشہور ہیں۔ ان کو اس لئے طفیلی کہا جاتا ہے۔ کہ ایک شخص محمد طفیل نامی اس گروہ کا بانی تھا۔ اور اس کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ انسان کو کمانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ دوسروں سے مانگ کر کھانا چاہیئے۔ اس کے شاگرد بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ ان کا ایک بڑا مخلص شاگرد تھا۔ جب وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس جانے لگا۔ تو وہ ان سے کہنے لگا۔ کہ مجھے کوئی ایسا سبق دیجئے۔ جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہ پڑھایا ہو۔ وہ کہنے لگا۔ تم بہت نیک ہو۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ تم میری نصائح پر پوری طرح عمل کرو گے۔ اس لئے ایک نصیحت تو میں تمہیں یہ کرتا ہوں۔ کہ جب تم مانگنے کے لئے نکلو۔ تو تم یہ نہ دیکھو کہ جس سے تم مانگتے ہو۔ وہ کون ہے چاہے کوئی ہو۔ اس سے تم سوال کر دیا کرو۔ اس نے کہا بہت اچھا۔ کوئی اور نصیحت فرمایئے۔ انہوں نے کہا۔ میری

دوسری نصیحت یہ ہے

کہ مانگتے وقت یہ نہ دیکھو۔ کہ موقعہ کیا ہے۔ کوئی بھی موقعہ ہو۔ تم آگے بڑھ کر مانگنے لگ جایا کرو۔ اور تیسری نصیحت یہ ہے۔ کہ اس کے بعد یہ نہ دیکھو۔ کہ کوئی تمہیں دیتا کیا ہے۔ وہ تمہیں جو کچھ بھی دیدے لے لو۔ اور اسے کہو۔ اللہ تمہارا بھلا کرے۔ استاد کو اپنے اس شاگرد سے بہت پیار تھا۔ اس لئے وہ اسے الوداع کہنے کے لئے شہر سے کچھ دور باہر گئے۔ قریب ایک مسجد تھی۔ وہ الوداع کہنے کے بعد مسجد کے غسل خانہ میں چلے گئے۔ کیونکہ انہوں نے دیر سے اپنی بغلوں وغیرہ کی صفائی نہیں کی تھی۔ وہ استرے سے اپنی بغلیں صاف کر رہے تھے۔ کہ باہر سے انہیں اسی شاگرد نے آواز دی۔ کہ حضور خدا تعالےٰ کی خاطر مجھے کچھ دیں۔ استاد نے کہا۔ بے حیا مجھے غسل خانہ سے تو باہر نکلنے دے۔

شاگرد نے کہا

حضور آپ نے ہی تو نصیحت کی تھی۔ کہ جب مانگنے جاؤ۔ تو یہ مت دیکھو۔ کہ موقع کیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا۔ تو جانتا نہیں۔ میں تیرا استاد ہوں۔ اور تو مجھ سے ہی مانگنے کے لئے آگیا ہے۔ شاگرد نے کہا۔ حضور آپ نے ہی تو نصیحت فرمائی تھی۔ کہ مانگنے جاؤ۔ تو یہ مت دیکھو۔ کہ تم کس شخص سے مانگ رہے ہو۔ اس پر استاد نے وہی بغلوں کے بال اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ اس پر شاگرد کہنے لگا۔ اللہ آپ کا بھلا کرے۔ اور آپکو بہت بہت دے۔ تم بھی بلکل اسی رنگ میں اپنے غیر احمدی دوستوں کے پاس جاؤ۔ اور ان کے سامنے سارے حالات رکھو۔ اور کہو کہ اس اس طرح احمدیہ جماعت تمام دنیا میں اسلام کی اشاعت کر رہی ہے۔ اگر آپ بھی یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں اسلام کی اشاعت ہو۔ تو آپ بھی ہماری مدد کریں۔ اور حسب توفیق دو روپے پانچ روپے دس روپے یا سو روپے دیں۔ اس طرح تبلیغ اسلام میں آپ بھی شریک ہو جائیں گے۔ اور آپ بھی کہہ سکیں گے۔ کہ ہم

یورپ میں اسلام کی تبلیغ

کر رہے ہیں۔ پھر چاہے وہ تمہیں ایک پیسہ بھی دے۔ لے لو۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا۔ کہ وہ تمہیں گالی بھی دے۔ تو تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ اور سمجھو۔ کہ اس کے بدلہ میں خدا تعالےٰ کے فرشتے تمہارے لئے دعا کریں گے۔ اگر تم یہ کوشش شروع کر دو۔ تو تم دیکھو گے۔ کہ خدا تعالیٰ تمہارے کام میں

اس طرح قوت پیدا کر دیتا ہے پھر اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ تمہیں خود بھی اخبارات اور سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنا پڑے گا اور انہیں بتانا پڑے گا کہ تمہارے کہاں کہاں مبلغ ہیں اور وہ کیا کام کر رہے ہیں۔ گویا اس طرح نہ صرف سلسلہ کی تبلیغ وسیع ہوگی بلکہ دوسرے لوگوں کے دل بھی صاف ہوں گے اور خدا تعالیٰ ایک دن انہیں قبول حق کی توفیق دے دیگا۔

ضرورت صرف اس بات کی ہے

کہ تم پاگلوں کی طرح کام شروع کر دو۔ میں ایک دفعہ گوجرانوالہ میں تبلیغ کے لئے گیا تو ایک بہت بڑے لیڈر نے اصرار کیا کہ میں اس کے ہاں ٹھہروں۔ انتظام تو جماعت کا ہی تھا۔ مگر اس نے رہائش کے لئے اپنی کوٹھی دیدی۔ ایک دن وہ میرے پاس آیا اس وقت اس نے فقیروں کا سا لباس پہنا ہوا تھا۔ مجھے کہنے لگا اب آپ مجھے اجازت دیں میں آٹا مانگنے چلا ہوں۔ وہ اس وقت ڈپٹی کے عہدہ پر تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ ڈپٹی صاحب آپ نے یہ کیا کہا ہے۔ وہ کہنے لگے میں نے ایک سکول جاری کیا ہوا ہے اس کے اخراجات مہیا کرنے کے لئے میں لوگوں سے آٹا مانگنے چلا جاتا ہوں۔ ممکن ہے لوگ اسے ڈپٹی سمجھ کر زیادہ آٹا دے دیتے ہوں۔ اوروں کو چٹکی چٹکی دیتے ہوں اور اسے مٹھی بھر دے دیتے ہوں۔ لیکن بہر حال اس آٹے سے جو رقم اسے ملتی تھی اس سے وہ ایک ہائی سکول کے اخراجات پورے کرتا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی بعض خبیث الطبع لوگ اس قسم کے نیک کام کرنے والوں پر بھی اعتراض کر دیتے ہیں۔ اس ڈپٹی کا ایک بیٹا وزیر بھی رہا ہے۔ اور پھر وہ مشہور وکیل ہے اور کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کا ممبر بھی ہے اور اس کا دوسرا بیٹا کسی محکمہ کا ڈائریکٹر تھا اور خود وہ ڈپٹی تھا۔ لیکن جب وہ

قوم کے مفاد کی خاطر

اپنے عہدہ اور وجاہت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آٹا مانگنے کے لئے چلا گیا تو ایک شخص مجھے کہنے لگا کہ یہ آٹا بھی مانگ کر کھا جاتا ہے گویا یہ صلہ تھا جو لوگوں نے اسے دیا کہ وہ قوم کی خاطر فقیر بنا۔ لیکن بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ آٹا مانگ کر بھی کھا جاتا ہے پس تم اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ کوئی تمہیں کیا کہتا ہے بلکہ اپنا کام کئے جاؤ۔ اگر کوئی تمہیں گالی دیتا ہے تب بھی تم برا نہ مناؤ بلکہ اسے کہو تم نے مجھے گالی دی ہے

میں دعا کرتا ہوں

خدا تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے دے کہ میں پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر سکوں۔ پھر ممکن ہے اسے بھی شرم آجائے اور وہ بھی ایک آدھ روپیہ بطور چندہ دے دے اور پھر وہ اگر ایک دفعہ کچھ دے گا تو خدا تعالیٰ آئندہ اسے زیادہ دینے کی توفیق عطا کر دے گا۔ اگر پہلے سال تم دس روپیہ چندہ حاصل کرو گے تو خدا تعالیٰ آئندہ تمہاری کوششوں میں برکت ڈالے گا اور دس روپے کی بجائے دو دو سو روپیہ تمہاری معرفت آنا شروع ہو جائے گا۔ اور کبھی کسی دن اس کی مقدار ہزاروں اور لاکھوں تک پہنچ جائے گی۔ پس تم واپس جا کر

میری ان نصائح پر عمل کرو

اور چاہے کوئی تمہیں گالیاں بھی دے۔ تم اس کی پرواہ نہ کرو اور اسے کہو کہ وہ خدا تعالیٰ کے دین کے لئے تمہیں کچھ نہ کچھ ضرور دیدے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ اگر تم کسی کے پاس چندہ مانگنے جاؤ تو جیب میں چند پیسے ڈال لیا کرو۔ اگر وہ تمہیں گالی دے تو تم اس کے سامنے ایک دو پیسے نکال کر دوسری جیب میں ڈال لو اور کہو کہ آپ نے تو کچھ نہیں دیا چلو میں ہی آپ کے نام پر ایک دو پیسے خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیتا ہوں۔ ممکن ہے وہ اسی طریق سے شرمندہ ہو اور آئندہ اس کے دل میں بھی قربانی کرنے کا احساس پیدا ہو جائے پس تم واپس جا کر اس طریق پر عمل کرو اور مجھے بھی اطلاع دو کہ تم نے میری اس نصیحت پر کیا عمل کیا ہے اور اپنے دوستوں سے بھی کہو کہ میں ربوہ سے یہ نصائح سن کر آیا ہوں۔ تم بھی ان پر عمل کرو اور یاد رکھو کہ اگر تم نے ان نصائح پر چند سال بھی عمل کیا تو تمہاری کایا پلٹ جائیگی تمہارے

دلوں میں ایک نور پیدا ہو جائے گا

اور خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرنے لگ جائے گا۔ اور پھر یہ دیکھ کر کہ تم اسلام کی خدمت کر رہے ہو دوسرے لوگوں کے دلوں میں بھی خدمت اور قربانی کا مادہ پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ تمہاری طرح اسلام کی اشاعت میں مصروف ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔

پتہ مطلوب ہے

مولوی غلام احمد صاحب ارشد جہاں کہیں بھی ہوں فوراً دفتر نظارت امور عامہ میں تشریف لائیں۔ نیز دیگر احباب سے گذارش ہے کہ اگر ان میں سے کسی صاحب کو مولوی صاحب کے ایڈریس کا علم ہو تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

قائمقام ناظر امور عامہ

چندہ امداد درویشاں کے لئے خاص اپیل

دوست اس کارِ خیر کی طرف فوری توجہ فرمائیں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی)

مجھے اطلاع ملی ہے کہ کچھ عرصہ سے امداد درویشاں کے چندہ میں بہت کمی آگئی ہے۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے کچھ عرصہ ہوا احباب کو اطلاع دی تھی اس وقت سیلاب کے غیر معمولی نقصانات کی وجہ سے قادیان کے درویشوں اور ان کے عزیزوں کو پہلے سے بھی زیادہ امداد کی ضرورت ہے اور قادیان میں سلسلہ احمدیہ کی جن عمارات کو بارشوں کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے انہیں دوبارہ تعمیر کرانے کے لئے بھی ہزارہا روپیہ درکار ہے۔ گویا اس وقت چندہ امداد درویشاں کے تعلق میں دو قسم کی ضرورت درپیش ہیں۔ (اوّل) ان درویشوں کی امداد جنہیں نقصان پہنچا ہے اور دوسرے قادیان کی انجمن کی امداد جس نے بہت سی منہدم شدہ عمارات دوبارہ تعمیر کرائی ہیں۔ دوسری طرف ہندوستان کی جماعتیں بالعموم نہ صرف تعداد میں کم ہیں بلکہ مالی لحاظ سے بھی بحیثیت مجموعی بہت کمزور ہیں۔

ان حالات میں پاکستان کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اس وقت چندہ امداد درویشاں کی طرف خاص توجہ دیں اور احباب قادیان کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ قادیان کے درویش انفرادی حیثیت میں وہاں نہیں بیٹھے ہوئے بلکہ حقیقتاً اور مذہب کی روح کے لحاظ سے وہ قادیان میں ساری جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں اور سلسلہ کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے اور ان کی خدمت بجا لانے کا مقدس فرض ادا کر رہے ہیں

پس میں احباب پاکستان کی خدمت میں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس نازک وقت میں اپنے فرض کو پہچانیں اور وسعت قلب اور قربانی کی روح کے ساتھ اس کام میں حصہ لیں اور چندہ امداد درویشاں کی مد میں بیش از پیش رقوم بھجوا کر خدا کے حضور سرخرو ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ جہاں موجودہ حالات میں یہ چندہ بڑھنا چاہیئے تھا۔ وہاں وہ گذشتہ چند ماہ سے بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ حالانکہ سچے مومنوں کا قدم ہر لحظہ آگے اٹھنا چاہیئے اور یہ امداد تو درحقیقت درویشوں کی امداد نہیں بلکہ سلسلہ کی امداد اور ایک مقدس فریضہ کی ادائیگی کا رنگ رکھتی ہے۔

پس اے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو۔ اور اس خاص موقعہ پر غیر معمولی توجہ اور غیر معمولی قربانی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر چندہ بھجواؤ تاکہ نہ صرف مصیبت زدہ درویشوں کی امداد ہو سکے اور نہ صرف منہدم شدہ عمارتوں کی تعمیر کی جا سکے بلکہ اس نمائندگی کا بھی حق ادا ہو جو آپ لوگوں کی طرف سے قادیان کی انجمن اور قادیان کے درویش کر رہے ہیں۔ قادیان کا درویشی حلقہ دراصل ہمارے لئے ایک مقدس روضہ ہے جیسا کہ آئینہ کمالات اسلام والے کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے ایک روضہ قرار دیا ہے۔ پس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ:

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

تمام رقوم ربوہ کے پتہ پر جانی چاہئیں۔ والسلام
خاکسار مرزا بشیر احمد

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری عاشق حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ شاہ عالم خاں۔ تحصیل حافظ آباد اور ان کا بھائی ایک قتل کے کیس میں ماخوذ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی باعزت بریت فرمائے۔

(نفیر اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سانگلہ ہل)

(۲) مکرمی احسن خانصاحب کی والدہ محترمہ کا آنکھ کا اپریشن ہونا ہے۔ بزرگان سلسلہ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ ریاض احمد اختر سیالکوٹی حال راولپنڈی

(۳) میرے والد صاحب سندھ میں بیمار ہیں۔ نیز میرے بھائی بھی بیمار ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد ڈرائیور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

(۴) ایک مقدمہ کا فیصلہ ماتحت عدالت نے خاکسار کے حق میں دیا ہے اب مخالف فریق نے ایڈیشنل کمشنر ملتان کی عدالت میں اپیل کی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مقدمہ میں باعزت طور پر کامیابی عطا فرمائے۔ آمین عبدالحق ناصر قائد خدام الاحمدیہ منٹگمری شہر

(۵) میں نے اپنی ملازمت سے برخواستگی کے سلسلہ میں سینئر سول جج صاحب کی عدالت میں دعویٰ دائر کر رکھا ہے۔ احباب میری اس مقدمہ میں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ ملک محمد صدیق سابق اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر

اشاعت اسلام کا چندہ جمع کرنے کیلئے ہر احمدی کو عملی قدم اٹھانا چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء سے یہ امر واضح ہو چکا کہ خطبہ پڑھنے کے بعد اشاعت اسلام کے چندہ کے لئے ہر ایک احمدی کو عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا۔

"وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعوؤں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے۔ اور تمام دوست چاہے وہ کسی شعبہ میں کام کرتے ہوں۔ اپنے تن من اور دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں"۔

(۱) چنانچہ مکرم چوہدری نور الٰہی صاحب چک ۲۶ لائل پور جن کو بیعت کئے ایک سال کا عرصہ ہوا وہ اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی ہوتے ہیں۔ وہ تبلیغ کرنے میں ننگی تلوار ہیں۔ اسلئے ان کی مخالفت بھی سخت ہو رہی ہے۔ انہوں نے اپنے گاؤں کے ایک شدید مخالف سے کہا کہ جماعت احمدیہ تو یورپین ممالک کا غیر مسلموں کو مسلم بنا رہی ہے۔ ان کی مدد کرنے میں آپ لوگوں کو کیا عذر ہے۔ تو اس شدید مخالف نے ایک روپیہ نکال دیا۔ چونکہ گاؤں میں ان کی مخالفت زیادہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں حتیٰ کہ میرے گھر کی قریبی رشتہ دار عورتوں کو جب معلوم ہوا۔ کہ میں نے ایک مخالف غیر احمدی سے چندہ مانگا ہے۔ تو بطور طعنہ کہنے لگیں کہ احمدی ہو کر دیکھا۔ کہ اب لوگوں سے مانگتے پھرتے ہو۔ میں نے کہا کہ یہ مانگنا تمہارے رب کے نصیب ہو جائے۔ میری تو یہ حالت ہے کہ میں اسلام کی اشاعت کی خاطر بھیک مانگنے میں کوئی عار نہیں سمجھتا۔ بلکہ دین کی خدمت کے لئے ایسا کرنا جبکہ میرے امام نے فرمایا ہے۔ میرے لئے باعث عزت ہے۔ جب میں نے کھول کر ان کو بتایا۔ تو وہ عورتیں تک میری ہم آواز ہو گئیں۔

(۲) جماعت آنبہ کے امیر سید لال شاہ صاحب حضور میں لکھتے ہیں کہ

۳۰ دسمبر کا خطبہ سننے کے بعد ایک غیر احمدی دوست کی طرف سے ۵۲/- روپے کا وعدہ پیش کیا۔ اس کی منظوری کی اطلاع وکیل المال کا دفتر ارسال کر چکا ہے۔ ذاں بعد گھر آکر ایک مودودی جماعت کے مولوی فاضل سے ایک روپیہ کا وعدہ حاصل ہوا۔ جو انشاء اللہ اس ہفتہ وصول ہو جائے گا۔ اور میرے لڑکے سعید احمد صاحب نے بھی ایک مولوی سے ۵/-/- روپے نقد وصول کئے ہیں۔ اور آج میری اہلیہ نے بھی اس مد میں ۱۲/-/- روپے وصول کر کے دئے ہیں۔ حضور میں سمجھتا ہوں۔ حضور کی یہ تحریک بھی جس طرح تحریک جدید آسمانی تحریک ہے۔ اسی طرح یہ بھی آسمانی تحریک ہے۔ ہم تبلیغوں نے جہاں جہاں سوال کیا۔ قبولیت ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔

(۳) مکرم کریم احمد نسیم صاحب جودھامل بلڈنگ لاہور نے حضور کی خدمت میں مبلغ ۵/-/- روپیہ ارسال ہیں یہ ایک غیر احمدی دوست سے تبلیغ اشاعت کے لئے وصول کئے ہیں۔ حضور چندہ دینے والے دوست اور میرے لئے بھی دعا فرما دیں۔ یہ پانچ روپیہ داخل ہو چکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۴) مکرم منظور حسین صاحب سانگلہ ہل سے حضور میں لکھتے ہیں۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں بندہ نے غیر از جماعت لوگوں سے اشاعت اسلام کے لئے چندہ لینے کی کوشش شروع کی ہے۔ حضور کی دعاؤں سے امید ہے کہ کامیابی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایک دوست جن کا نام اے آر خاں ہے۔ وہ سیالکوٹ میں ہیں۔ کاروباری میرے پاس تشریف لاتے ہیں۔ میں ان کو تحریک جدید کے چندوں سے جو اشاعت اسلام سالہا سال سے یورپ میں ہو رہی ہے وضاحت کی تو انہوں نے باقاعدہ تحریک جدید دفتر دوم میں شمولیت کا ارادہ کیا۔ اور ایک سو بیس روپیہ کا وعدہ دس روپیہ ماہوار قسط سے لکھوایا اور پہلی قسط نقد دس روپیہ اسی وقت ادا بھی کر دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس قربانی کو قبول فرما کر نعم البدل دے اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق بخشے آمین۔ آپ گریجوئیٹ ہیں۔ انگریزی لٹریچر سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ میں نے ریویو آف ریلیجنز کی تحریک کی تو منظور کر لی۔ چنانچہ دفتر ریویو کو لکھا گیا۔

(۵) مکرم ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ لائلپور۔ سیدی! "خاندانی وقف کی تحریک" چونکہ اس وقت میرا کوئی بچہ گریجوایٹ نہیں۔ اس لئے میں نے یہ نیت کی ہے کہ میں ایک واقف زندگی کا خرچہ چالیس روپیہ ماہوار ادا کر دیا کروں۔ حضور قبول فرمائیں اور دعا فرمائیں۔ بیس روپیہ بھیج رہا ہوں۔ بیس روپیہ پھر بھیجوں گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال و دولت میں برکت دے آمین

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

میرے ابا جان محترم چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم آف طالب پور بھنگواں ضلع گورداسپور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خدام میں سے تھے۔ قبول احمدیت کے بعد مرحوم نے سلسلہ کی بہت سی خدمات سرانجام دی ہیں۔ میں ان کی سوانح حیات کتابی صورت میں شائع کرنا چاہتا ہوں اس سلسلہ میں میں ابا جان مرحوم کے دوستوں اور واقف کار بھائیوں کی خدمت میں ملتمس ہوں۔ کہ وہ ان کی زندگی کے جن حالات سے آگاہ ہوں مجھے بذریعہ خطوط اس سے مطلع فرمائیں تاکہ جس قدر جلد ہو سکے ان حالات کو کتابی صورت میں شائع کر کے ایک حد تک اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکوں۔ (چوہدری) مسعود احمد ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ (مغربی پاکستان)

پتہ مطلوب ہے

میاں محمد اسلم وحید صاحب بی اے سٹوڈنٹ جو کہ پہلے ۱۲۰ ایوارڈز ہوسٹل اسلامیہ کالج لاہور میں تھے کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

گذشتہ سیلابوں کے وقت جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کی بے لوث خدمات کا اعتراف

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی خدمت میں انجمن مہاجرین میرپور کالونی اور بنگلہ ریلیف کیمپ کے ممبران کی طرف سے

ممنونیت اور گہرے جذبات تشکر کا اظہار

گذشتہ سیلابوں کے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان نے ریلیف کے سلسلہ میں جو شاندار خدمات سرانجام دی تھیں اور ایک ایک گاؤں میں پہنچکر مصیبت زدگان کو ہر ممکن امداد بہم پہنچائی تھی اس پر انجمن مہاجرین میرپور کالونی اور بنگلہ ریلیف کیمپ کے ممبران نے باقاعدہ خصوصی اجلاس منعقد کرکے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں ممنونیت اور گہرے جذبات تشکر کا اظہار کیا تھا۔ ان کی منظور کردہ قراردادیں ہمیں مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:-

انجمن مہاجرین میرپور کالونی کی قرارداد

ہم لوگ انجمن مہاجرین میرپور کالونی کے ممبران جناب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے بہت بہت ممنون ہیں کہ جنہوں نے اس امر کے باوجود کہ آپ اپنی علالت کے علاج کے سلسلے میں یورپ تشریف لے گئے ہوئے تھے آپ نے مشرقی پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں کا حال سنتے ہی وہاں سے بذریعہ تار کئی ہزار روپیہ بھجوایا تا کہ مشرقی پاکستان کے سیلاب زدہ علاقوں میں ریلیف کا کام کیا جائے۔ چنانچہ آپ کی ہدایت کے مطابق احمدیہ ریلیف کمیٹی ڈھاکہ نے میرپور کالونی میں بھی ریلیف کا کام کیا جس میں چاول دودھ دوائیں و نقدی تقسیم کی گئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی اس فوری اور بروقت امداد کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالے سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے آنجناب کو کامل صحت عطا فرمائے تا آپ غرباء و مساکین کی عرصہ دراز تک خبر گیری کر سکیں

آمین دستخط (محمد انوار الحق)
پریذیڈنٹ انجمن مہاجرین
میرپور کالونی - ڈھاکہ

بنگلہ ریلیف کیمپ کی قرارداد

بنگلہ ریلیف کیمپ کے ممبران نے اپنے اس خصوصی اجلاس میں احتراماً کھڑے ہو کر یہ قرارداد منظور کی تھی۔ قرارداد انگریزی میں منظور کی گئی تھی۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"ہم حضرت امام جماعت احمدیہ کے بے حد ممنون احسان ہیں کہ آپ کو جونہی مشرقی بنگال کے حالیہ سیلابوں کے متعلق اطلاع ملی آپ نے فوراً روپیہ اور کارکن سیلاب زدہ علاقوں میں بھجوانے کی ہدایات انگلستان سے ہی بذریعہ تار ارسال فرمائیں۔

مشرقی بنگال کی احمدیہ ریلیف کمیٹی بھی خاص شکریہ کی مستحق ہے۔ کیونکہ اس کے رضاکار سیلاب کے دوران ہمیں چاول دودھ نقدی اور ادویہ کی شکل میں ہر قسم کی امداد بہم پہنچانے کے لئے ہر آن مستعد رہتے تھے

دستخط (دمونش داس) چیف پیٹرن
دستخط یوسف جمال۔ وائس پریذیڈنٹ

دارالرحمت غربی کا تربیتی اجلاس

ربوہ ۱۶ جنوری محلہ دارالرحمت غربی کی تنظیم کے ماتحت آج بعد نماز مغرب دارالرحمت غربی میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت ڈاکٹر فرزند علی صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولانا قمر الدین صاحب نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی روشنی میں حضرت مسیح موعود کی بعثت کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح موعود خالص توحید اور ایمان قائم کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ آپ کے آنے کی غرض یہی تھی کہ مسلمان خالص دین پر قائم ہو جائیں۔ نمازوں کی ادائیگی پر حضرت مسیح موعود نے بہت زور دیا۔ جھوٹ تکبر اور نخوت سے بچنے کے لئے سخت تاکید فرمائی

مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں تاجروں کو تلقین کی کہ وہ دیانت کا ایک اعلےٰ معیار قائم کریں۔ محلہ کے عہدیداروں کو آپ نے نصیحت فرمائی کہ اگر آپ صحیح رنگ میں محنت سے کام کریں۔ تو تربیت کے میدان میں نہایت اعلےٰ کام ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب نے تقریر میں لوگوں کو تاکید فرمائی کہ گھروں میں دین کی باتیں اور حضرت مسیح موعود کے کلمات طیبات بیان کرتے رہا کریں۔ آپ نے کہا قرآن مجید اور احمدیت کے موٹے موٹے مسائل کی تعلیم بچوں کو نہایت کوشش سے دی جائے۔

اس کے بعد حضرت صوفی مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے اللہ تعالےٰ کی شان۔ ملائکہ کا نظام، صحبت صالحین اور اللہ تعالےٰ کی رضا اور بخشش پر ایک مبسوط تقریر فرمائی اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ الحمد للہ۔

(خاکسار محمد سعید سیکرٹری دارالرحمت غربی)

فرانس کا اقتصادی مشن چین روانہ ہو گیا

پیرس ۱۷ جنوری۔ فرانس کا ایک اقتصادی مشن چین کے دورے پر پیرس سے پیکنگ روانہ ہو گیا ہے۔ یہ وفد فرانس اور چین کے درمیان تجارت بڑھانے کے اقدامات کا جائزہ لے گا۔

م پر چھوڑ دیا ہے اس پر ایسے ویڈیو ٹرانسمیٹر لگے ہوئے ہیں جو موسمی کیفیت کے متعلق خبریں دیتے رہیں گے۔

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی کے چیئرمین کا انتخاب

مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب کو ۵۶ - ۱۹۵۵ء کے لئے احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی کا چیئرمین چنا گیا ہے۔ یہ انتخاب ایسوسی ایشن ہذا کی مجلس عاملہ نے ایک اجلاس میں کیا جو ۱۳ جنوری بعد دوپہر احمدیہ ہال میں منعقد ہوا تھا۔ (جنرل سیکرٹری)

برطانوی جاسوس کو سزائے موت کا حکم

وارسا ۱۷ جنوری۔ کل یہاں پولینڈ کی فوجی عدالت نے پولینڈ کے ایک شہری کو سزائے موت کا حکم سنایا اسے عدالت نے برطانوی جاسوس قرار دیا ہے اسی الزام میں اس کی بیوی کو عمر قیدی سزا دی گئی ہے۔

موسمی حالات دریافت کرنے والا غبارہ

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ امریکہ کی بحری فوج نے موسم کے متعلق حالات معلوم کرنے کے لئے آج پہلا موسمی غبارہ بحر الکاہل

صوبہ بمبئی کے مستقبل کے متعلق حکومت ہند کا فیصلہ

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے صوبہ بمبئی کے مستقبل کے متعلق حکومت کے فیصلے کا اعلان کیا۔ اس فیصلے کے مطابق بمبئی کا شہر براہ راست مرکز کے تحت ہو گا۔ اور موجودہ صوبے کے تحت دو صوبے بنائے جائینگے ایک گجراتی صوبہ ہو گا اور دوسرا مہاراشٹر جس میں ریاست حیدر آباد کے علاقے ہوں گے۔

درخواست دعا

میرا بڑا لڑکا عزیز محمد شریف آجکل گوجرانوالہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ امسال اس نے میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں اس کی نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے

خاکسار چوہدری سلطان علی نمبردار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوجچک ضلع گوجرانوالہ

ولادت

برادرم مکرم محمود احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے پہلا فرزند تولد ہوا ہے۔ احباب نومولود کے نیک اور خادم دین بننے نیز درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد سرانہ ڈسکہ)